20738-نکاح متعہ اوراسے مباح کہنے والے رافضی شیعوں پر رد

سوال

کیا اسلام میں کوئی مؤقت شادی کی اصطلاح پائی جاتی ہے ؟
میرے ایک دوست نے پروفیسر ابوالقاسم جورجی کی کتاب پڑھی اوراس سے بہت ہی متاثر ہوااور کہنے لگے کہ اگروہ شادی کرنا چاہتا ہے توان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ متعہ کرلیں (اسلام میں مؤقت شادی کے لیے ایک شرعی اصطلاح ہے)
مؤقت شادی کی تعریف یہ ہے کہ : جب کسی کوپسند لگے تواس کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ تھوڑی مدت کے لیے شادی کرلے ۔
توکیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے متعہ کے بارہ میں مزید معلومات دیں ، اوراس سوچ اورفکر پرکس فرقہ اورگروپ کا ایمان ہے ؟ گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ وضاحت کریں ۔

پسندیدہ جواب

متعہ – یا مؤقت شادی – یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کچھ معین وقت کے لیے کچھ مال کے عوض شادی کرے ۔

شادی میں اصل تویہ ہے کہ اس میں استمرار اور ہمیشگی ہو ، اور موقت شادی – یعنی متعہ – شروع اسلام میں مباح تھی لیکن بعد میں اسے حرام کردیا گیا اورقیامت تک یہ حرام ہی رہے گی ۔

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت کوخیبر کے دور میں منع فرمایا تھا ۔

اورایک وروایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھے کے گوشت سے روک دیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3979) صحیح مسلم حدیث نمبر (1407) ۔

اورربیع بن سبرہ جھنی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی ، اوراب اللہ تعالی نے اسے قیامت تک کے لیے حرام کردیا ہے ، اب جس کے بھی پاس ان میں سے کچھ ہووہ انہیں چھوڑدے اورجوکچھ تم انہیں دے چکے ہواس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1407) ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے توشادی کواپنی نشانی قرار دیا ہے جوغوروفکراور تدبر کی دعوت دیتی ہے ، اوراللہ تعالی نے خاوند اور بیوی کے مابین مودت ومحبت اوررحمت پیدا کی ہے اورخاوند کے لیے بیوی کوسکون والی بنایا اوراولاد پیدا کرنے کی رغبت پیدا کی ہے ، اوراسی طرح عورت کے لیے عدت اوروراثت بھی مقرر فرمائی ہے ، لیکن یہ سب کچھ اس حرام متعہ میں نہیں پایا جاتا ۔

رافضیوں کے ہاں – یہ شیعہ ہی ہیں جومتعہ کے جواز کے قائل ہیں – متعہ کی جانے والی عورت نہ تو بیوی ہے اورنہ ہی لونڈی ، اوراللہ تعالی کا فرمان تویہ ہے :

.{اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں، جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہ ہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں}.المؤمنون (5-7)

رافضی شیعہ نے متعہ کی اباحت پر ایسے دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے کوئی دلیل بھی صحیح نہیں :

ا۔اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو}.النساء (24) ۔

ان کا کہنا ہے کہ :

اس آیت میں متعہ کے مباح ہونے کی دلیل ہے ، اور اللہ تعالی کے فرمان .{ان کے مہر}. کو اللہ تعالی کے فرمان .{استمتعتم}. سے متعہ مراد لینے کا قرینہ بنایا ہے کہ یہاں سے مراد متعہ ہے ۔

رافضیوں پر رد :

اس کا ردیہ ہے کہ : اللہ تعالی نے اس سے قبل آیت میں یہ ذکر کیا ہے کہ مرد پر کونسی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور اس آیت میں مرد کے نکاح کے لیے حلال عورتوں کا ذکر کیا اور شادی شدہ عورت کو اس کا مہر دینے کا حکم دیا ہے ۔

اور اللہ تعالی نے شادی کی لذت کو یہاں پر استمتاع سے تعبیر کیا ہے ، اور حدیث شریف میں بھی اسی طرح وارد ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورت پسلی کی مانند ہے اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ بیٹھو گے ، اور اگر اس سے فائدہ لینے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے ، اور اس میں کچھ ٹیڑھا پن ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4889) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468) ۔

اوپر والی آیت میں اللہ تعالی نے مہر کو اجرت سے تعبیر کیا ہے یہاں سے وہ مال مراد نہیں جو متعہ کرنے والا متعہ کی جانے والی عورت کو عقد متعہ میں دیتا ہے ، کتاب اللہ میں ایک اور جگہ پر بھی مہر کو اجرت کہا گیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کردی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے}.الاحزاب (50) ۔

تو یہاں پر اللہ تعالی نے .{آتیت اجورھن}. کے الفاظ بولے ہیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ شیعہ جس آیت سے متعہ کا استدلال کر رہے ہیں اس میں متعہ کی اباحت کی نہ تو کوئی دلیل ہی ہے اور نہ ہی کوئی قرینہ ہی پایا جاتا ہے ۔

اوراگر بالفرض ہم یہ کہیں کہ آیت اباحت متعہ پر دلالت کرتی ہے توہم یہ کہیں گے کہ یہ آیت منسوخ ہے. جس کا ثبوت سنت صحیحہ میں موجود ہے کہ قیامت تک کے لیے متعہ حرام کردیا گیا ہے ۔

ب–ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام سے اس کے جائزہونے کی روایت ملتی ہے اورخاص کرابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ۔

اس کا ردیہ ہے کہ : رافضی وشیعہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اوران میں اتباع ھواء ہے ، وہ توسب صحابہ کرام کو(نعوذباللہ) کافرقرار دیتے ہیں ، اورپھر آپ دیکھیں کہ ان کے افعال سے استدلال بھی کرتے ہیں جیسا کہ یہاں اوراس کے علاوہ بھی کئی ایک مواقع پر کیا ہے ۔

اورجن سے متعہ کے جواز کا قول ملتا ہے انہیں تحریم متعہ کی نص نہیں پہنچی اس لیے انہوں نے جواز کا قول کہا ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے اباحت معتہ کے قول پر صحابہ کرام نے تو رد بھی کیا ہے (جن میں علی بن ابی طالب ، اورعبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم) شامل ہیں ۔

علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں سنا کہ وہ عورتوں سے متعہ کے بارہ میں نرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں توعلی رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

اے ابن عباس ذرا ٹھرو بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گھریلو گدھوں سے روک دیا تھا ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1407) ۔

آپ سے گزارش ہے کہ مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (2377) اور (6595) کے جوابات کا بھی مراجعہ کریں ۔

واللہ اعلم .